شہید کے بچوں اور بچیوں کا رسالہ

شہید اذان

ربوہ (پاکستان)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

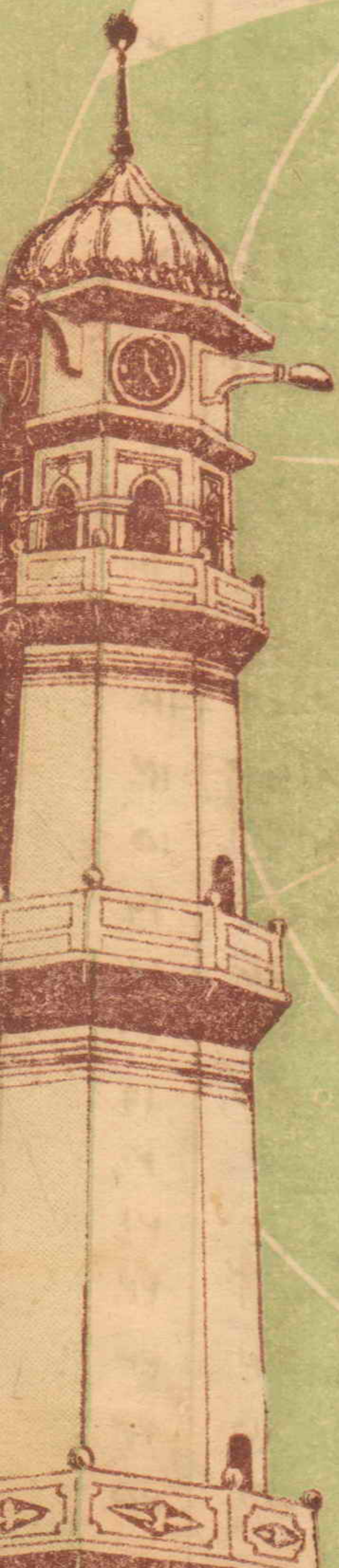

ایڈیٹر

شیخ خورشید احمد

نائب ایڈیٹر

ارشاد بشیر

۱۵-۱ جولائی ۱۹۵۸

یکم وکاجولائی
1958ء

فہرست مضامین

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

نمبر شمار	عنوانات	مضمون نگار	صفحہ
۱	ایک کہانی	ایڈیٹر	۱
۲	نبیوں کے سردار نے فرمایا!	رسول اللہ کی باتیں	۴
۳	علم حاصل کرنے کا شوق	مکرمی رحمت اللہ صاحب شاکر	۵
۴	مجھے یاد ہے!		۷
۵	ایک دہریہ اور درویش	مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب ربوہ	۹
۶	ذہنی ورزش	متفرق	۱۲
۷	بادلوں کے سائے میں!	سعید احمد کوکب ننکانہ صاحب	۱۳
۸	قطب جنوبی کی تسخیر	نصیر محمود ربوہ	۱۵
۹	دادی اماں سے سنی ہوئی ایک کہانی (نظم)	سیدہ درثمین راولپنڈی	۱۹
۱۰	بھلا دیکھئے تو؟	عبداللطیف صاحب کاتب تشحیذ	۲۰
۱۱	تم جانتے ہو کہ وہ سچا تھا	مودود احمد خان ربوہ	۲۱
۱۲	ہمدردی	ملک مبارک احمد خان صاحب	۲۴
۱۳	جس وقت پسینے آتے ہیں (نظم)		۲۶
۱۴	جب امی گھر پہ نہیں تھیں	ریحانہ میر	۲۷
۱۵	ایک منٹ میں کیا ہوتا ہے؟	فیروز الدین انور کلکتہ	۲۹
۱۶	بچوں سے پیار کرنے والا آقاؐ	طارق مسعود سرگودہا	۳۰
۱۷	بندر اور فاختہ (نظم)	خلیق منصوری	۳۱
۱۸	احسان کی قید	منیر احمد ماہتاب ملتان	۳۲
۱۹	کیا آپ سیب لیں گے؟	حبیب احمد عمر سرگودہا	۳۳
۲۰	شہقلے	متفرق	۳۴
۲۱	پہیلیاں	سلمان مسعود	۳۶
۲۲	آپ کے خطوط		۳۹
۲۳	نقطوں کا کھیل		۴۰
۲۴	والدین اور سرپرستوں کے لئے	ارشاد بشیر	۴۱
۲۵	احمدی بچوں کا گیت	شیخ عبدالقادر صاحب لائل پور	۴۲

ٹائیٹل

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ایڈیٹر:- شیخ خورشید احمد	پندرہ روزہ **تشحیذ الاذہان**	نائب ایڈیٹر ارشاد بشیر
نمبر ۳، ۴	یکم و ۱۵ر جولائی ۱۹۵۸ء	جلد دوم

ایک کہانی

تشحیذی بچو! اس دفعہ ہم تمہیں ایک کہانی سناتے ہیں۔ یہ کہانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک صحابی کو سنائی تھی:۔

کسی شہر میں ایک نیک اور قابل حکیم رہا کرتا تھا۔ اس کے ہاتھ میں بڑی شفا تھی۔ جس مریض کا علاج کرتا۔ اسے آرام آجاتا دُور دُور تک اس کی شہرت تھی۔ ہر ایک سے ہمدردی اور بھلائی کرتا۔

اس کا تھا ایک ہمسایہ ـــــ بہت ہی مغرور اور حاسد۔ جس کسی کو ذرا اچھی حالت میں دیکھتا۔ بس جل بھن کر رہ جاتا۔ وہ بھلا کب اس حکیم کو دیکھ سکتا تھا۔ ہمیشہ اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ـــــ آخر ایک دن حکیم کو خیال آیا کہ رزق تو خدا نے دینا ہے۔ کیوں نہ میں کسی اور جگہ جا بسوں تاکہ یہ شخص حسد کی آگ میں جلنے سے بچ جائے۔ چنانچہ اس نے اس شہر کو چھوڑ دیا۔ کسی اور جگہ جا ڈیرا لگایا۔ اور وہیں رہنے لگا۔ لیکن خدا نے اس کے ہاتھ میں کچھ ایسی برکت دی کہ اس نئی جگہ پر اسے پہلے سے بھی زیادہ

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

عزت اور شہرت حاصل ہوگئی۔ اس علاقہ کے ایک بہت بڑے رئیس کو ایک لاعلاج بیماری سے اس کے ہاتھ سے شفا ملی۔ جس سے خوش ہوکر اس نے اسے بہت سا انعام دینے کے علاوہ اپنا ایک بہت بڑا باغ بھی اس کی نذر کیا۔

اب سنو اس حاسد کا حال! اسے ایک دفعہ خیال آیا کہ جاکر دیکھوں تو سہی کہ وہ حکیم اب کہاں ہے اور کس حال میں ہے۔ چنانچہ وہ پھرتا پھراتا اس کے پاس جا پہنچا۔ اس کی شان و شوکت کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اس کے دل میں یہ خیال آیا کہ اسے کسی نہ کسی طرح مار ڈالنا چاہیئے۔ ادھر تو یہ اسے مارنے کی فکر میں تھا۔ اور ادھر جب حکیم کو پتہ چلا کہ اس کا ہمسایہ آیا ہے تو وہ بڑی محبت کے ساتھ جاکر اسے ملا۔ خوب خاطر تواضع کی۔ آرام سے رکھا اور اپنے باغ کی سیر کرائی۔ باغ کی سیر کے دوران میں حکیم نے اسے بتایا کہ باغ کے ایک خاص حصے میں ایک خطرناک کنواں ہے جس میں جن رہتے ہیں اس لئے ادھر نہ میں خود جاتا ہوں اور نہ کسی اور کو جانے دیتا ہوں۔ یہ سن کر حاسد نے بڑے زور کے ساتھ اس کنوئیں کو دیکھنے پر اصرار اور تقاضا کرنا شروع کیا۔ آخر جب وہ کسی طرح نہ رکا تو حکیم اسے اپنے ہمراہ اس کنوئیں پر لے گیا۔ جونہی وہ کنوئیں کے کنارے پہنچے حاسد نے موقع پاکر اچانک حکیم کو کنوئیں میں دھکا دے دیا۔ اور اپنی طرف سے ہمیشہ کے لئے اسے ختم کرکے خوشی خوشی اپنے گھر کی طرف لوٹ آیا۔

لیکن تم جانتے ہو جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔ جس دن حاسد نے حکیم کو کنوئیں میں گرایا۔ جنوں کے بادشاہ کی بیٹی سخت بیمار تھی۔ اور

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

بچنے کی کوئی امید نہ رہی تھی۔ جب جنوں نے دیکھا کہ اس علاقہ کا ایک مشہور معروف حکیم کنوئیں میں آگرا ہے۔ تو انہوں نے اسے مارنے کی بجائے ہاتھوں ہاتھ لیا اور بادشاہ کے پاس لے گئے۔ بادشاہ کے کہنے پر حکیم نے اس کی بیٹی کا علاج شروع کیا۔ خدا کی قدرت کہ دوائی کی پہلی خوراک سے ہی اسے آرام آگیا۔ جنوں کا بادشاہ بہت خوش ہوا۔ اس نے بے حد انعام واکرام دے کر بڑی عزت اور احترام کے ساتھ بحفاظت اسے اس کے گھر پہنچا دیا۔

چند دنوں کے بعد جب اس حاسد کا پھر اتفاقاً وہاں سے گذر ہوا۔ تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جسے اس نے اپنی طرف سے ہلاک کر دیا تھا وہ نہ صرف زندہ ہے بلکہ اس کی عزت اس کی دولت اور اس کے اثر و رسوخ میں کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ وہ اس نظارہ کی تاب نہ لا سکا۔ اور صدمے کی شدت کی وجہ سے اچانک اس کی موت واقع ہو گئی۔

انعام بچو! اس کہانی کو اچھی طرح سے پڑھو اور اس پر غور کرو۔ اور پھر ہمیں بتاؤ کہ اس سے کیا کیا سبق حاصل ہوتے ہیں؟ جو بچہ بہترین جواب لکھ کر ہمیں بھیجے گا۔ ہم اس کے نام کا اعلان اگلے پرچہ میں کریں گے۔ اور اسے ایک خاص انعام دیں گے لیکن شرط یہ ہے کہ بچے کسی کی مدد کے بغیر خود کہانی پر غور کریں اور جو سبق اس سے حاصل ہوں۔ انہیں اپنے ہاتھ سے لکھ کر اگلے مہینے کی یکم تاریخ سے پہلے پہلے ہمیں بھجوا دیں۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

نبیوں کے سردار نے فرمایا!

ذلیل کون ہے

حدیث:- مَا اسْتَرْذَلَ اللّٰہُ عَبْدًا اِلَّا حَرَّمَہُ الْعِلْمَ

ترجمہ:- جس بندے کو اللہ ذلیل کرنا چاہے اُسے علم سے محروم کر دیتا ہے

تشریح:- جاہل رہنا انسان کی بڑی بدنصیبی ہے، اس سے زیادہ ذلیل کوئی آدمی نہیں۔ جو اَن پڑھ ہو۔ کیونکہ عزت، دولت اور شہرت علم کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔ جب آدمی علم ہی نہ پڑھے گا۔ تو اپنے آپ ذلیل ہو جائے گا۔

بچپن میں سیکھا ہوا علم

حدیث:- اَلْعِلْمُ فِی الصِّغَرِ کَالنَّقْشِ فِی الْحَجَرِ

ترجمہ:- بچپن میں حاصل کیا ہوا علم پتھر کی لکیر ہوتا ہے۔

تشریح:- بچپن میں حافظہ تیز، دماغ روشن اور دل مطمئن ہوتا ہے۔ کوئی فکر اور پریشانی نہیں ہوتی۔ لہٰذا ایسے اطمینان کے وقت میں پڑھا ہوا علم ہمیشہ یاد رہتا ہے۔ اسی لئے بچپن میں زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ (رسول اللہ کی باتیں)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

علم حاصل کرنے کا شوق

(مکرم رحمت اللہ خانصاحب شاکر)

— حضرت ابوسعید خدریؓ کی عمر گو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بہت چھوٹی تھی تاہم آپ سے ۱۱۷۰ احادیث مروی ہیں جس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ انہیں حصولِ علم کا کس قدر شوق تھا۔

— حضرت جابر بن عبداللہؓ قبولِ اسلام کے وقت بہت ہی چھوٹی عمر کے تھے۔ لیکن تحصیل علم کا اس قدر شوق تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کو معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن انیس کو ایک حدیث یاد ہے۔ حضرت عبداللہ اس وقت شام میں رہتے تھے حضرت جابر نے ایک اونٹ خریدا۔ اور اس حدیث کو سننے کے لئے ان کے پاس شام میں پہنچے۔ اسی طرح ایک حدیث حضرت مسلمہ امیر مصر کو یاد تھی۔ اور اس کی خاطر حضرت جابر ان کے پاس مصر میں پہنچے۔

— حضرت زید بن ثابت نے گیارہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا تھا اور اسی وقت قرآن کریم پڑھنا شروع کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو آپ سترہ سورتیں حفظ کر چکے تھے۔ عرب کے نوجوان ابتدائی زندگی جس طرح گذارتے تھے۔ اسے مدِنظر رکھتے ہوئے یہ ایک اچنبھا بات تھی۔ اس لئے لوگ آپ کو حضور کی خدمت میں لے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے قرآن سنا۔ تو نہایت مسرور ہوئے۔

—— حضرت زید بن ثابت جن کا ذکر مندرجہ بالا واقعہ میں ہو چکا ہے۔ نہائت ذکی اور فہیم تھے۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس بعض خطوط سریانی اور عبرانی میں آتے ہیں۔ جن کا اظہار کسی پر مناسب نہیں ہوتا۔ اور یہ زبانیں سوائے یہود کے کوئی نہیں جانتا بہتر ہے کہ تم یہ زبان سیکھ لو۔ چنانچہ آپ سیکھنے لگے۔ اور اس قدر شوق اور محنت سے کام لیا۔ کہ پندرہ ہی روز میں خطوط پڑھنے اور ان کا جواب لکھنے پر قادر ہو گئے۔

—— حضرت عمیر بن سعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اس قدر کم سن تھے کہ کسی غزوہ میں شرکت نہ کر سکے۔ تاہم صحابہ میں بلحاظ علم و فضل ایسا بلند مرتبہ حاصل کر لیا تھا۔ کہ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ کاش مجھے عمیر جیسے چند آدمی اور مل جاتے تو امور خلافت میں ان سے بہت مدد ملتی۔

—— مسلم نوجوانوں کو قرآن کریم سیکھنے کا اس قدر شوق تھا کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے کسی خاص غرض کے ماتحت حفاظ کی مردم شماری کرائی۔ تو معلوم ہوا کہ فوج کے ایک دستہ میں تین سو سے زائد حفاظ تھے۔

—— حضرت عبداللہ بن عباس کی عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت صرف چودہ پندرہ سال تھی۔ مگر پھر بھی علمی جستجو اس قدر بڑھی ہوئی تھی۔ کہ آپ کی مرویات کی تعداد ۲۲۶۰ ہے۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

مجھے یاد ہے!

اس ماہ سے ہم تشحیذی بچوں کی دلچسپی کے لئے یہ ایک مستقل عنوان قائم کر رہے ہیں۔ جس کے تحت لکھنے کے لئے بچوں اور ان کے بزرگوں کو دعوت دی جاتی ہے۔

ہماری زندگی میں یا ہمارے گرد و پیش کئی ایک ایسے واقعات ظہور پذیر ہوتے ہیں جو ہمیں عرصہ تک یاد رہتے ہیں۔ جن کا ہماری طبیعت پر گہرا اور دیرپا اثر ہوتا ہے اور جن سے ہم بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اگر آپ غور کریں اور سوچیں تو آپ کو کئی ایسے واقعات یاد آجائیں گے ان واقعات میں سے سب سے دلچسپ اور سبق آموز واقعہ مختصر سے الفاظ میں لکھ کر بھیجدیں۔ ہم مندرجہ بالا عنوان کے تحت شکریہ کے ساتھ اسے شائع کریں گے۔ (ادارہ)

محض خدا تعالیٰ کیلئے!

عرصہ کی بات ہے ہمارے گھر میں ناصرات الاحمدیہ یعنی بچیوں کا ہفتہ وار یا پندرہ روزہ اجلاس ہوا کرتا تھا۔ ایک دن یہ اجلاس ہونے والا تھا۔ تین چار ننھی بچیوں کا ایک گروپ گھر گھر جا کر محلہ کی لڑکیوں کو اس اجلاس کی اطلاع کر رہا تھا۔

ان بچیوں میں سے ایک بولی "جانے کا فائدہ کیا؟ لڑکیاں وعدہ کر لیتی ہیں۔ اور پھر بھی نہیں آتیں۔ اور بعض لڑکیوں کے والدین تو ہمیں جھڑک بھی دیتے ہیں۔"

دوسری بچی بولی "ہمیں اس سے کیا۔ ہم نے تو اپنے اللہ میاں کی خاطر یہ کام کرنا ہے۔"

اس ننھی بچی کا یہ فقرہ آج تک میرے کانوں میں گونج رہا ہے۔ اس نے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

کتنی اچھی سچی اور صحیح دینی روح پر مبنی بات کہی ——— یہ فقرہ اس قابل ہے کہ ہم میں سے ہر ایک دین کا کام کرتے وقت اسے ہمیشہ اپنے سامنے رکھے!

"اقبال مرزائی" کی دوکان کے بوٹ

ایک احمدی انارکلی سے گزر رہا تھا۔ کہ دو نوجوان طالب علم جو لباس اور گفتگو سے بہاولپور کی طرف کے معلوم ہوتے تھے۔ آپس میں گفتگو کرتے جا رہے تھے۔ ایک نے کہا کہ سال کا عرصہ ہوا میں نے اقبال مرزائی کی دوکان سے یہ اپنے بوٹ کا جوڑا بارہ روپے میں خریدا تھا۔ جو دوسری جگہ اٹھارہ روپے پہ بھی نہیں مل سکتا تھا۔ باوجود سال گزر جانے کے یہ اب بھی قابل استعمال ہے اس اقبال کی دکان سے کالج کے اکثر سٹوڈنٹ بوٹ وغیرہ کا سامان خریدتے رہتے ہیں کیونکہ وہ بہت مناسب قیمتیں وصول کرتا ہے دھوکہ نہیں کرتا باوجود مولویوں کے روکنے کے طالب علم اسی کی دکان پہ جاتے ہیں۔ اور مولویوں کے روکنے کی پرواہ نہیں کرتے۔

عبداللطیف شاہد لاہور

شرائط بیعت کے حفظ کرنے پر انعام

مندرجہ ذیل بچوں کی طرف سے یہ اطلاع آئی ہے کہ انہوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقرر کردہ دس شرائط بیعت زبانی یاد کر لی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ ان بچوں کے بزرگوں نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔ ہم ان بچوں کو انشاء اللہ جلد حسب اعلان کتابچہ "تعلیم الہدیٰ" بطور انعام بھجوا دیں گے۔ آپ بھی کوشش کریں۔ (باقی صفحہ ۳۸ پر ملاحظہ فرمادیں)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ایک دہریہ اور درویش

(از مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب)

کسی نے ایک بدو (دیہاتی اور جاہل عرب) سے پوچھا کہ خدا کی ہستی کا کیا ثبوت ہے؟ اس نے فوراً جواب دیا۔ کہ جب جنگل میں پڑی ہوئی ایک اونٹ کی میگنی دیکھ کر فوراً کہا جا سکتا ہے کہ یہاں سے کوئی اونٹ گذرا ہے تو کیا میں اتنا وسیع کارخانۂ عالم دیکھ کر بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کا بھی کوئی صانع یعنی بنانے والا موجود ہے۔

اپنی کتاب پڑھتے وقت ذرا اس ننھے سے کیڑے کو تو غور سے دیکھو جو رائی کے دانے کا شاید دسواں حصہ بھی نہ ہوگا مگر کس پھرتی سے کاغذ پر ادھر ادھر اس تیزی سے چلتا پھرتا نظر آتا ہے کہ عقل خدا تعالےٰ کی کاریگری پر حیران رہ جاتی ہے۔ سائنسدانوں نے کس قدر ترقی کی ہے کہ اب چاند میں پہنچنے کی تیاریوں میں رات دن مصروف رہتے ہیں۔ مگر کیا وہ اس قسم کا ننھا کیڑا یا اس کا ایک پاؤں ہی بنا سکتے ہیں؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔

ذرا پودے میں لگے ہوئے کسی پھول کو تو دیکھو اس کی پنکھڑیوں کی خوبصورتی ان کے مختلف رنگ اور بھینی بھینی خوشبو قادر مطلق کی ہستی کے ثبوت کیلئے کافی ہے۔ دور کیوں جائیں۔ انسان اگر اپنی ہی تخلیق یعنی پیدائش پر غور کرے تو اس پر واضح ہو جائے گا کہ اس کا پیدا کرنے والا واقعی لاثانی خالق اکبر ہے۔ جس کی عظمت کا اقرار کئے بغیر کوئی چارہ ہی نہیں رہتا مگر تعجب ہے کہ ابھی تک مہذب کہلانے والے انسانوں کا ایک کثیر حصہ اپنے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

خالق و مالک کی ہستی کا قائل ہی نہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو دنیا میں دہریہ کے نام سے موسوم ہوتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ کی ہستی کا ثبوت" ایک بہت ہی وسیع مضمون ہے مگر ہم آپ کو ایک چھوٹی سی کہانی کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی ہستی کا ثبوت دیتے ہیں جو آپ کے لئے دہریہ قسم کے لوگوں کو لاجواب کرنے کے لئے کافی ہو گی:۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک دہریہ کسی درویش کے پاس گیا اور اس سے مندرجہ ذیل تین سوالات دریافت کئے:۔

۱۔ آپ کہتے ہیں کہ ایک بہت بڑی ہستی ہے جس نے یہ تمام کائنات پیدا کی ہے۔ جسے خدا کہا جاتا ہے۔ اور وہ ہر جگہ موجود بھی ہے۔ اگر یہ درست ہے تو براہ کرم مجھے وہ خدا تو دکھایئے!

۲۔ جب خدا کی مرضی کے بغیر کوئی پتہ تک نہیں ہل سکتا اور اس نے ہر انسان کی قسمت میں پہلے ہی لکھ رکھا ہے کہ وہ ایسے ایسے کام کریگا تو پھر اس کے بُرے کاموں پر خدا کی طرف سے عذاب کیوں دیا جائیگا؟

۳۔ شیطان کی پیدائش ہی جب آگ سے ہوئی ہے تو پھر اُسے جہنم کی آگ کیونکر جلا سکتی ہے؟

درویش نے یہ سوالات سن کر دہریے کی پیشانی پر زور سے مکے کا ایک ڈھیلا دے مارا۔ دہریہ درویش کے اس سلوک سے بہت ہی طیش میں آیا۔ اور کہا کہ کیا خدا والوں کے اخلاق یہی ہیں کہ اگر کوئی شریف آدمی ان سے کوئی سوال دریافت کرے تو وہ جواب دینے کی بجائے اس سے بیرحمی کا سلوک کریں؟ میرا سر پھٹتے پھٹتے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

بچا ہے اور اب میں شدید درد سے بیتاب ہوں۔

درویش نے جواب دیا کہ حضرت! نہیں یہ بات نہیں۔ اللہ والوں میں تو بہت ہی عمدہ صفات پائی جاتی ہیں۔ مگر میرا یہ عمل تو آپ کے سوالات کا واضح جواب ہے۔ مگر افسوس ہے کہ آپ ابھی تک اُسے نہیں سمجھے۔ سنئے:۔

۱۔ آپ کہتے ہیں کہ سر میں مٹی کا ڈھیلا پڑنے سے شدید درد پیدا ہو گیا ہے۔ بھلا درد اگر کوئی چیز ہے تو ذرا یہ مجھے بھی تو دکھایئے اگر آپ ایسا کر سکیں گے تو میں بھی آپ کو خدا تعالےٰ ظاہرا طور پر دکھا دوں گا۔ ورنہ سمجھ جایئے کہ ہر لطیف شے نظر آنی ضروری نہیں۔ وہ اپنے افعال اور صفات سے واضح طور پر نظر آسکتی ہے۔

۲۔ میں نے جو کچھ کیا ہے اگر وہ حقیقت میں خدا کا ہی فعل ہے۔ تو پھر آپ کا مجھ پر ڈھیلا مارنے کا اعتراض کیسا؟ میں نے یہ اپنی مرضی سے تو نہیں مارا۔

۳۔ جب آپ کا جسم بھی خاکی ہے۔ یعنی مٹی کا بنا ہوا ہے۔ تو پھر اس مٹی کے ڈھیلے سے آپ کو تکلیف کیونکر پہنچی۔ اس لئے یا تو آپ کی شکایت ہی فضول ہے اور یا پھر آپ کا تیسرا سوال ہی غلط ہے۔

دہریہ درویش کے ان جوابات سے لاجواب ہو کر بہت نادم ہوا۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ذہنی ورزش

۱۔ "اِس کا باپ میرے باپ کا بیٹا ہے۔ لیکن افسوس کہ میرا نہ تو کوئی بھائی ہے نہ بیٹا" مظہر نے مجھے ایک تصویر دکھاتے ہوئے کہا ۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں۔ کہ وہ فوٹو کس کی تھی؟

۲۔ اُستاد نے محمود سے ایک رقم کو ۴ سے ضرب دینے کے لئے کہا محمود نے غلطی سے بجائے ضرب دینے کے تقسیم کر دیا۔ اُس کا جواب ۴۵ نکلا۔ بتایئے کہ اگر وہ سوال کو درست حل کرتا۔ تو جواب کیا ہوتا؟

۳۔ کارخانے کا ایک مالک ۴ آدمیوں کو چار گھنٹے کام کرنے پر چار روپے دیتا ہے، ایک آدمی کو ایک گھنٹہ کام کرنے پر کیا دے گا؟ (سیدہ مریم حنا رابعہ)

۴۔ چار بکریوں کی کتنی ٹانگیں ہوں گی جبکہ ایک بکری کی تین ٹانگیں ہوں؟

۵۔ منیر نے ایک گھنٹے میں ۳ مچھلیاں پکڑیں۔ ۱۵ مچھلیاں پکڑنے کے لئے اسے کتنا وقت درکار ہوگا؟

۶۔ براہِ کرم مندرجہ ذیل لفظ ٹھیک ٹھیک پڑھیئے۔

پہلیہلمکیمینمنیلیپیلیپنسلیبہتینتھیں! (قانتہ شاہدہ نہم بی ربوہ)

۷۔ لگے ہاتھوں اسے بھی پڑھ دیجئے۔

کلکتہمینچھلیچینچھلیچپکیلیبہتسستیملتیہیں

(فیروز الدین انور کلکتہ)

(جواب صفحہ ۲۹ پر ملاحظہ فرمایئے)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

بادلوں کے سائے میں!

(سعید احمد کوکب ننکانہ صاحب)

آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے۔ سورج کی کرنیں بادلوں کا سینہ چیر کر زمین تک پہنچنے کی ناکام کوشش کر رہی تھیں۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ کبھی کبھی بوندا باندی ہو جاتی تھی۔ میں ارد گرد کے نظاروں سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ کہ سامنے سے صادق، شفیع اور لطیف آتے ہوئے نظر آئے۔ وہ سب بہت خوش تھے۔ انہوں نے مجھے اپنے ساتھ چلنے کے لئے کہا۔ میں بھی تیار ہو گیا۔ ہم چاروں دوست ہنستے کھیلتے کھیتوں کی طرف چل دیئے۔ ہم باتوں میں ایسے مگن تھے کہ ہمیں یہ خیال بھی نہ رہا کہ ہم شہر سے کتنی دور آ چکے ہیں۔ جونہی ہم نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ شہر دکھائی نہ دیتا تھا۔ اس وقت جہاں ہم تھے قریب ہی بہت پرانے کھنڈرات تھے۔ اسی اثنا میں بادل اور زیادہ گھنے ہو گئے۔ ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔ بجلی کی کڑک سے دل دہلنے لگے۔ تھوڑی ہی دیر بعد تیز بارش شروع ہو گئی۔

ہم نے سن رکھا تھا کہ ان کھنڈرات میں عجیب قسم کے آدمی رہتے ہیں۔ چنانچہ جونہی ہم شہر کو جانے کے لئے پلٹے کھنڈرات میں سے ایک خوفناک آواز آئی ہم سب کانپ کر رہ گئے۔ مگر ہم رکے نہیں چند سیکنڈ کے بعد ایک تیز اور تند سیٹی سنائی دی جو کہ صرف اور صرف خطرے کا الارم تھی۔ ہم نے ایک ساتھ بھانپ لیا کہ کوئی خطرہ درپیش ہونے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

کو ہے۔ صادق نے آنے والے خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنی رائفل سنبھالی شفیع اور لطیف نے بھی اپنی چھرّے والی بندوقیں تان لیں۔ کیا دیکھتے ہیں کہ بہت سے پست قد کے کالے کلوٹے آدمی ہاتھوں میں بھالے تھامے ہوئے ہماری طرف دوڑے چلے آرہے ہیں۔ جب وہ قریب آگئے تو صادق نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے ان پر فائر کر دیا۔ مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ کیونکہ کارتوس بے احتیاطی کی وجہ سے بارش میں بھیگ کر ناقابل استعمال ہو گئے تھے۔ لطیف نے اپنی چھرّے والی بندوق چلا دی۔ چھرّہ ایک کے عین ماتھے پر لگا اور وہ چکرا کر گر پڑا۔ اس کے ساتھی اس کی اس حالت کو دیکھ کر آگ بگولا ہو گئے آن کی آن میں وہ ہم پر پل پڑے۔ ہم میں اتنی ہمت نہ رہی کہ دوبارہ حملہ کر دیں۔ انہوں نے ہمیں پکڑ لیا اور واپس کھنڈرات میں لے گئے۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے ہمیں رسیوں سے اس زور سے باندھا کہ ہمارے جسم درد سے بے تاب ہو اٹھے بعد میں انہوں نے ہمیں ایک تاریک کوٹھڑی میں ڈال دیا۔ ایک دن ہمیں بتایا گیا کہ اگلے دن ہمیں ان کے ساتھی کو مارنے کی پاداش میں رائفل کی گولیوں سے مار دیا جائے گا۔ ہم سب بہت روئے اور اپنی زندگی سے مایوس ہو گئے۔ ایسا محسوس ہوا جیسے زمین پاؤں کے نیچے سے نکل گئی ہے۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔

دوسرے دن ہمیں ایک چبوترے کے قریب لایا گیا۔ سب سے پہلے لطیف کو رسیوں سمیت درخت سے باندھا گیا اور اسکی طرف بندوق چلائی گئی۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ میری چیخ نکل گئی۔ چیخ کیساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی۔ تمام کپڑے پسینے سے شرابور تھے تمام گھر والے میری چارپائی کے اردگرد کھڑے تھے۔ امی کہہ رہی تھیں "اوہو! کوئی خواب دیکھ لیا" لیکن میں متواتر اپنے جسم کیطرف دیکھے جا رہا تھا۔ جہاں رسیاں باندھی گئی تھیں کیونکہ جسم سچ مچ دکھ رہا تھا۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

قطب جنوبی کا تسخیر ★

نصیر محمود
دار الصدر ربوہ

قطب جنوبی زمین کے عین جنوب میں واقع ہے۔ یہ قطب شمالی سے بھی زیادہ سرد ہے اور یہاں انسان کا زندہ رہنا ناممکن ہے۔ اکتوبر سے مارچ تک سردی کچھ کم ہوتی ہے لیکن اپریل سے ستمبر تک سردی اس قدر شدید ہو جاتی ہے کہ سمندر پہ برف کی تہیں جم جاتی ہیں اور جہاز رانی ناممکن ہو جاتی ہے۔ جب قطب شمالی کی طرح قطب جنوبی میں بھی انسان کی رسائی عرصہ تک ناممکن رہی تو ایک بہادر کپتان کک کو قطب جنوبی فتح کرنے کا خیال پیدا ہوا کیونکہ اس وقت سب قطب شمالی کو تسخیر کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور قطب جنوبی کی طرف کسی کی توجہ نہ تھی یہ پہلا شخص تھا جسے قطب جنوبی سر کرنے کا خیال آیا۔ چنانچہ یہ بہادر کپتان ۱۷۷۲ء میں اس مہم پر روانہ ہوا اور ۱۷۷۴ء میں اس نے قطب جنوبی کے دشوار گذار حلقے کو عبور کر لیا لیکن شدید سردی کی وجہ سے آگے نہ بڑھ سکا اور واپس لوٹ آیا۔ اس کے بعد ۱۸۱۹ء میں ولیم سمتھ نے قطب جنوبی کا رخ کیا وہ قطب جنوبی تک تو نہ پہنچ سکا۔ البتہ اس کے ارد گرد کے کچھ جزیرے دریافت کر کے واپس آ گیا۔

اس کے بعد ڈیدل، راس، ہوکر اور گراشے نے باری باری قسمت آزمائی کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ برطانوی بحری بیڑے کے امیر البحر سکاٹ نے قطب جنوبی کا رخ کیا لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ اور واپس لوٹ آیا۔ اسی دوران میں جرمن سیاح اسی غرض سے روانہ ہوئے۔ لیکن قطب جنوبی

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

کے قریب ایک آتش فشاں پہاڑ کا پتہ لگا کر واپس آ گئے۔ اس کے بعد سکاٹ لینڈ کی پارٹی اسی غرض سے روانہ ہوئی لیکن بحر ڈیڈل کے جنوب مشرقی کنارے پر ایک برفانی دیوار کا پتہ لگا کر واپس آ گئی۔

۱۹۰۷ء میں شیکلٹن نے زبردست تیاری کے بعد ادھر کا رخ کیا۔ اور لنڈن روانہ ہو کر نیوزی لینڈ پہنچا۔ جہاں سے منچوریا کے خچر لئے تاکہ برف پر گاڑیاں کھینچنے کے کام آئیں اور پھر جزیرہ سکاٹ ہوتا ہوا راس رائیٹرز کے گرد چکر لگا کر جزیرہ راس پہنچا۔ اور یہاں سردی کا موسم بسر کیا۔ خچروں کو یہ جگہ اجنبی معلوم ہوئی وہ اکثر بے قابو ہو کر ادھر ادھر بھاگ جاتے بڑی مشکل سے انہیں قابو میں رکھا گیا۔ پھر انہوں نے اس جزیرہ کی پیمائش کی اور برف پر چلنے کی مشق کی نومبر ۱۹۰۸ء میں جب سردی کچھ کم ہوئی تو یہ قافلہ آگے بڑھا۔ سردی اور سفر کی تھکان کے باعث خچر لنگڑانے اور بیمار ہو گئے اور راستے میں مرنے لگے رہ رہ کر خوفناک طوفان آتے اور ہر ایک کو اپنی جان کی فکر پڑ جاتی۔ اور خوراک بھی بالکل ختم ہو چکی تھی۔ قطب جنوبی یہاں سے ایک سو گیارہ ۱۱۱ میل رہ گیا تھا۔ آخر غذائی قلت اور برفانی طوفان کی تاب نہ لا کر واپس لوٹے۔ کیونکہ خوراک بالکل ختم ہو چکی تھی۔ اس لئے اب یہ خچر ذبح کر کے کھانے لگے آخر میں سارے خچر ختم ہو گئے صرف ایک بچا وہ بھی ایک مقام پر گاڑی کھینچتا ہوا ایک عمیق گڑھے میں ایسا گرا کہ اس کا کوئی پتہ نہ چل سکا آخر کار ڈیڑھ سال کے تکلیف دہ سفر کے بعد وہ واپس آ گئے۔

امیر البحر سکاٹ کا ذکر پہلے آ چکا ہے وہ ۱۹۰۱ء میں ایک دفعہ کوشش کر چکا تھا اب وہ دوبارہ زبردست تیاری کے بعد ۱۹۱۰ء میں روانہ ہوا۔ اور کیپ ایونز پہنچا۔ یہاں سردیوں کا موسم بسر کرنے کے بعد آگے روانہ ہوا۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

راستے میں غلّے کے گودام بناتا آیا تاکہ واپسی پر وہاں سے خوراک لے سکے
اب قطب شمالی ۱۴۵ میل رہ گیا تھا۔ یہاں اس نے اپنے ہمراہیوں
میں سے چار ساتھی ولسن، باورز، اوٹس اور ایونس ساتھ لے جانے کیلئے
منتخب کئے اور باقی سب کو جہاز کے پاس چھوڑ کر آگے روانہ ہوا۔ ۱۴
دن کے تکلیف دہ سفر کے بعد تھکاوٹ سے نڈھال ہو کر ۱۸ جنوری ۱۹۱۲ء
کو قطب جنوبی پہنچ گئے۔ سخت سردی کے باعث زیادہ دیر وہاں نہ رہ سکے
اور اگلے روز ہی واپس لوٹے لیکن ضعف کی وجہ سے بُرا حال تھا۔ اور اتنا
طویل سفر کسی طرح ممکن نہ تھا۔ سب کے سب سردی سے ٹھٹھر رہے تھے
چنانچہ سب سے پہلے ایونس کی طاقت جواب دے گئی اور وہ وہاں
کیمپ سی کی حالت میں جاں بحق ہو گیا۔ اور اس کے باقی ساتھی اس کی موت
پر آنسو بہاتے آگے بڑھے اس کے بعد اوٹس کا خون منجمد ہو گیا۔ اور
۱۷ مارچ کو اس کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ اب باقی رہ گئے باورز، ولسن اور سکاٹ
چنانچہ یہ بھی ایک ڈپو سے گیارہ میل کے فاصلے پر رہ گئے تھے۔ کہ بھوک
تھکاوٹ اور سردی سے کمزوری کی وجہ سے قطب جنوبی کے یخ بستہ میدان میں ہمیشہ
کی نیند سو گئے۔

اسی دوران میں ناروے کا ایک دلیر جہاز ران ایمنڈسن اسی غرض سے
وطن سے روانہ ہوا۔ اور چوتھے دن خلیج ویل پہنچا۔ برف پر گاڑیاں کھینچنے
کے لئے وہ برفانی کتے لایا تھا اور اس نے سکاٹ کی طرح مناسب فاصلے پر
غلے کے گودام بنائے تاکہ واپسی پر وہاں سے کھانے پینے کی اشیاء لے سکے
راستے میں بڑے بڑے برف کے تودے، اور بڑے بڑے عمیق گڑھے تھے
جن کو انہوں نے رسوں کے ذریعہ سے عبور کیا۔ راستے میں برف پر نشان لگاتے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

آئے تاکہ اسی راستے سے واپس جا سکیں راستہ کی خرابی کی وجہ سے ایک جگہ چار دن ٹھہرنا پڑا۔ آخر ہمت کر کے آگے بڑھے اور ۱۶ دسمبر ۱۹۱۱ء کو سکاٹ سے چند دن پہلے قطب جنوبی پہنچ گیا اگلے روز یہ جماعت واپس روانہ ہوئی۔ اور ۲۵ دسمبر ۱۹۱۱ء کو یہ لوگ اس جگہ پہنچ گئے جہاں جہاز چھوڑ آئے تھے۔ یہاں سے یہ جہاز میں بیٹھ کر خوشی خوشی اپنے وطن پہنچے۔ اور ہم وطنوں کو اس عظیم الشان فتح کی خبر سنائی۔

ایمنڈسن ناروے کا رہنے والا تھا۔ ۱۷ ستمبر ۱۹۱۱ء کو اس نے یہ عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا۔ اور ۱۹۲۸ء کو اسے ایک مہم کو بچانے کے لئے قطب شمالی جانا پڑا۔ جو نوبائل کی سرکردگی میں بھیجی گئی تھی۔ اس سفر میں اس کی جان ضائع ہو گئی۔

ہوائی جہاز ایجاد ہونے پر بیرڈ نے خلیج ویلز سے روانہ ہو کر قطب کے گرد ۱۹ گھنٹے میں چکر لگایا اور اس کی پیمائش کی۔

اقوال زرّیں:۔ (۱) جو بات اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ وہی اپنے بھائی کے لئے کرو۔ (۲) سلام کا جواب ضرور دو بلکہ پہلے تم سلام کرو۔ (۳) چھوٹوں پہ رحم کرو۔ اور بڑوں کے حق کو پہچانو۔ (۴) شرک۔ والدین کی نافرمانی اور جھوٹ سب سے بڑے گناہ ہیں!

(۵) قرآن شریف کثرت سے پڑھا کرو۔ یہ نجات کا ذریعہ ہے!

(۶) جنگ کی تمنا نہ کرو۔ لیکن اگر لڑائی ہو جائے تو ڈٹ کر مقابلہ کرو۔

(۷) ہر مسلمان مرد و عورت، لڑکے اور لڑکی پر علم حاصل کرنا فرض ہے۔

(محمد نعیم)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

دادی اماں سے سُنی ہوئی ایک کہانی

(سیدہ درثمین بنت میجر سید محمود احمد شاہ صاحب راولپنڈی)

[یہ منظوم کہانی میں نے اپنی دادی اماں سے بچپن میں سنی تھی۔ جواب تک زبانی یاد ہے امید ہے سب تشحیذی بچوں کو پسند آئے گی]

ایک تھی کہانی
اس کی بہن تھی نہانی
اس کا بھائی تھا بسولا
اُسنے بسائے تین گاؤں

دو بسے بسائے ایک بسا ہی نہیں
جو بسا ہی نہیں اس میں اترے تین کمہار
دو لنگڑے لولے ایک کا ہاتھ ہی نہیں
جس کا ہاتھ ہی نہیں اُسنے بنائیں تین ہنڈیاں
دو ٹوٹی پھوٹی ایک کا تلا ہی نہیں
جس کا تلا ہی نہیں اس میں پکائے تین چاول
دو اینٹھے آنٹھے ایک گلا ہی نہیں
جو گلا ہی نہیں اُس پہ اترے تین مہمان
دو روٹھے راٹھے ایک منا ہی نہیں
جو منا ہی نہیں اسکو لگائے تین پاپوش
ایک دائیں ایک بائیں ایک لگا ہی نہیں

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

بھلا دیکھئے تو

تشحیذ کے کاتب لطیف صاحب نے دو دلچسپ سوال بھیجے ہیں۔ بھلا دیکھئے تو کیا آپ انہیں حل کر سکتے ہیں؟

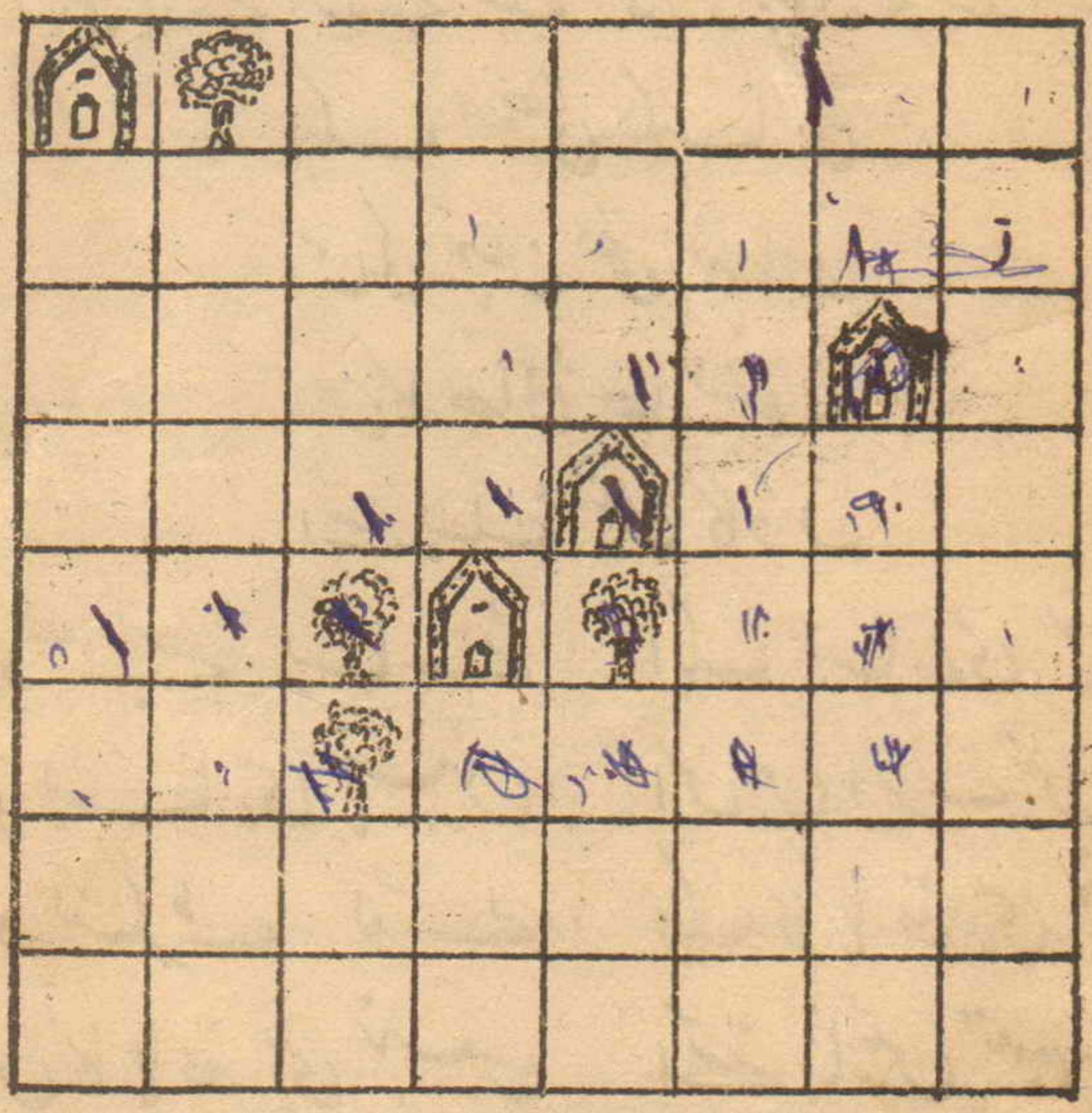

۱۔ ایک شخص نے ۴ مربع زمین مرنے کے بعد اس طرح چھوڑی کہ چار مربعوں میں مکان بنے ہوئے تھے اور چار میں درخت لگے ہوئے تھے۔ جیسا کہ اوپر ظاہر ہے۔ اس شخص کے چار بیٹے تھے۔ اب چاروں بیٹوں نے زمین کو ایک ہی شکل میں تقسیم کرنا ہے۔ جس میں ایک مکان اور ایک درخت ہو۔ کیا آپ اسے تقسیم کر سکتے ہیں؟

۲۔ ساڑھے تین پیسے تین لڑکوں میں برابر برابر تقسیم کرنے ہیں۔ بھلا بتایئے کسطرح؟ جبکہ ایک پیسہ میں دو دھیلے یا تین پائیاں یا چار دمڑیاں ہوتی ہیں۔

(جواب اگلے شمارہ میں)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

انگریزی بچوں کی کہانی

تم جانتے ہو کہ وہ سچا تھا!

(مودود احمد خان ربوہ)

بہت دیر کی بات ہے۔ اس وقت کی جب کسی جنگلی جانور نے آدمی کو دیکھا تک نہ تھا۔ ایک اندھیرے اور گھنے جنگل میں کسی آدمی کا بوٹ پڑا تھا۔ جنگل میں کسی کو اس بات کا علم نہ تھا۔ کہ یہ یہاں کیسے آیا۔ دُور دُور تک کوئی آدمی نہ رہتا تھا۔ اور وحشی جانوروں میں سے کسی نے نہ تو کوئی آدمی اور نہ اس کا یہ بوٹ دیکھا تھا — ایک ریچھ اپنے شکار کی تلاش میں جا رہا تھا۔ کہ راستے میں پڑی ہوئی اس عجیب چیز کو دیکھ کر ٹھٹھک گیا۔ اس نے بوٹ کو اپنے منہ سے اٹھایا۔ اور اپنے بڑے بڑے پنجوں سے اسے دھکیلا۔ لیکن اسے سمجھ نہ آئی کہ یہ کیا ہے۔ چنانچہ اس نے جنگل کے تمام جانوروں کو ایک بڑے درخت کے نیچے جمع کیا۔ تاکہ باہمی غور و فکر کے بعد کسی فیصلہ تک پہنچا جا سکے۔

سب سے پہلے شیر اُٹھا۔ اور بولا "یہ تو بالکل واضح اور صاف بات ہے۔ کہ یہ کسی درخت کی چھال ہے"! "اوہ نہیں"! چیتے نے کہا "یہ تو کسی پھل کا چھلکا ہے"۔

بندر جو درخت کی سب سے اوپر والی شاخ پر چڑھ بیٹھا تھا۔ یہ سنکر جھٹ نیچے کودا۔ اور بوٹ کو اٹھا کر بولا۔ "ہاں ہاں یہ ٹھیک ہے۔ میرے خیال میں یہ اخروٹ یا سپاری کا چھلکا ہے"۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

لیکن بھیڑیا جو ایک طرف خاموش بیٹھا تھا بڑبڑایا "بھائیو! یہ سب کچھ نہیں۔ شائد یہ کسی پرندے کا گھونسلہ ہے دیکھو! یہ پرندے کے اندر جانے کے لئے سوراخ ہے۔ اور یہ گہرا حصہ انڈے رکھنے کے لئے ہے۔ واقعی یہ گھونسلے کی کوئی خاص قسم ہے۔"

ہاتھی یہ سن کر زور سے ہنسا اور بولا "نادان دوستو! تم سب غلط کہتے ہو"۔ اور پھر بوٹ کے لمبے تسمے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔ "اس لمبی سیاہ اور لچکیلی شاخ کی طرف دیکھو۔ یقیناً یہ کسی قسم کا پودا ہے۔"

بھانت بھانت کی بولیاں انہوں نے بولیں اور طرح طرح کے خیالات انہوں نے ظاہر کئے۔ ہر ایک یہی سمجھتا تھا۔ کہ صرف میں ایک سچ بول رہا ہوں۔ کبھی کبھی وہ غصے میں بھی آ جاتے۔ اور صدر مجلس ریچھ کو انہیں خاموش کروانا پڑتا ——— ایک بوڑھا اُلو بھی نزدیک ہی ایک درخت پر بیٹھا یہ سب کچھ سن رہا تھا آخر کار اس نے کہا "اگر تم سب کے سب خاموش ہو جاؤ۔ تو میں تمہیں حقیقت سے آگاہ کر سکتا ہوں۔ کیونکہ دنیا میں میں نے تمہارے شمار سے بھی زیادہ چیزیں دیکھی ہیں۔"

تھوڑی دیر میں تمام مجلس پر کامل سکوت طاری ہو چکا تھا۔ اُلو آہستگی سے بولا ——— "یہ کسی آدمی کا بوٹ ہے!" یہ سنتے ہی اچانک تمام کے تمام جانور چلا اٹھے ——— "ارے کیا؟ آدمی کیا ہوتا ہے؟ یہ بوٹ کس بلا کا نام ہے؟"

"آدمی" الو نے اپنے روایتی وقار اور سکون کے ساتھ کہا "دو ٹانگوں والی ایک چیز ہوتی ہے۔ وہ پرندے کی طرح کا ہوتا ہے۔ سوائے اس کے کہ اس کے پر نہیں ہوتے۔ وہ ہماری طرح چل پھر سکتا ہے، ہماری طرح کھا سکتا ہے۔ اور ہماری طرح ہی باتیں کر سکتا ہے۔ نیز بہت سے وہ کام

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

کر سکتا ہے جو ہم تم نہیں کر سکتے"۔

"یہ جھوٹ ہے" پرندے چلائے "ہاں یقیناً یہ جھوٹ ہے" درندوں نے کہا۔ "صرف دو ٹانگوں والی چیز وہ کام کس طرح کر سکتی ہے۔ جو ہم چار ٹانگوں والے نہیں کر سکتے یقیناً یہ سچ نہیں ہے"۔ ریچھ نے اظہار خیال کیا۔ "جی ہاں" گیدڑ بولا "دو ٹانگوں والی کوئی چیز کس طرح بغیر پروں کے پائی جا سکتی ہے"؟

لیکن الو ان کی اس چیخ و پکار کے باوجود بولتا رہا ــــ "ہاں تو جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ سچ ہے۔ آدمی اس طرح کی چیزیں بناتا ہے ان کو پاؤں میں پہنتا ہے اور ان کو بوٹ کہتا ہے"۔

"جھوٹ ہے۔ جھوٹ ہے۔ تم جھوٹے ہو"۔ تمام کے تمام درندے اور پرندے چیخنے لگے "ہمیں معلوم ہے کہ اس طرح کی چیزیں پاؤں میں ہرگز نہیں پہنی جا سکتیں۔ جو کچھ تم نے بیان کیا ہے وہ سراسر خلاف واقعہ اور من گھڑت ہے۔ تم ہمارے ساتھ رہنے کے لائق نہیں ہو۔ تمہیں جنگل چھوڑنا پڑے گا۔ ابھی اسی وقت!"

چنانچہ ان سب نے مل کر بے چارے الو کو جنگل سے نکال دیا۔ جنگل کی سرحد پر الو ایک ساعت کے لیئے رکا۔ اور پیچھے مڑ کر بلند آواز سے بولا۔ "تم کو جلد ہی پتہ لگ جائے گا کہ یہ سب کچھ سچ ہے"۔

اور تم جانتے ہو کہ واقعی وہ سچا تھا!

تشحیذ کی اشاعت کو بڑھانے کے لئے آپ نے ابتک کیا کوشش کی ہے؟

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

از مکرم ملک مبارک احمد خالصا صاحب
ایڈیٹر ماہنامہ تریاق لاہور

ہمدردی کا لفظ "ہم" اور "درد" دو فارسی کلموں سے مرکب ہے۔ درد کے معنی دکھ اور تکلیف کے ہیں۔ اور ہم کا لفظ اشتراک کا مفہوم ظاہر کرتا ہے۔

پس ہمدردی کے لفظ سے دوسروں کے دکھ اور تکلیف میں شریک ہونا مراد ہے۔

اللہ تعالےٰ نے اپنے ہمجنسوں سے محبت اور ہمدردی کے جذبات انسان کی فطرت میں رکھے ہوئے ہیں۔ اس لئے ہر شخص مصیبت کے وقت اپنے ہمجنسوں سے مدد لینے کی توقع رکھتا ہے۔ ہمدردی ایک قدرتی خاصیت ہے جو بغیر تعلیم اور تلقین کے خود بخود انسان کی طبیعت میں جوش مارتی ہے۔

اس دنیا کا سب انتظام اسی نیک خصلت کی بدولت چل رہا ہے۔ ہر انسان اپنی ضروریات میں دوسرے کی مدد کا محتاج ہے۔ ہمدردی کی خصلت سے ہی انسان کو دنیا میں اطمینان اور راحت نصیب ہوتی ہے اگر انسان میں ہمدردی نہ ہو۔ تو یہ تمام کارخانہ درہم برہم ہو جائے۔ ہمدردی تین قسم کی ہے اوّل۔ جسمانی۔ دوسرے مالی۔ اور تیسری قسم کی ہمدردی دعا ہے۔

ایک شخص بیمار ہے۔ دوسرا شفقت سے اس کا علاج اور تیمارداری کرتا ہے۔ اسی طرح ایک مسکین مجروح ناتوانی کی حالت میں پڑا ہے۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

اور دوسرا شخص اُسے شفقت سے اٹھا کر ہسپتال پہنچا دیتا ہے۔ لیکن اگر کسی شخص میں خود طاقت و توانائی نہیں۔ اور وہ خود مفلوک الحال مفلس ہے تو وہ ان دونوں صورتوں میں دوسروں کی ہمدردی کیسے کر سکتا ہے۔

وہ شخص دعا کے ذریعہ ہمدردی کر سکتا ہے۔ جس میں نہ پیسہ خرچ ہوتا ہے۔ اور نہ ہی زور لگانا پڑتا ہے۔ اور اس کا فائدہ بہت ہی وسیع ہے اس ہمدردی سے بھی انسان کام نہ لے تو سمجھو کہ وہ بہت ہی بدنصیب ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے "تو لوگوں سے نیک سلوک کر اور انکو اپنے مال۔ علم۔ اور اپنے رسوخ میں شریک کر کیونکہ تجھ پر اللہ تعالےٰ نے احسان کیا ہے"۔ (سورۃ قصص ع ۸) یعنی جن قوتوں، اور طاقتوں سے تو نے کمایا ہے اور جن چیزوں کے ذریعہ سے تو نے کمال حاصل کیا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کی پیدا کردہ ہیں۔ اور تجھے بطور احسان ملی ہیں۔ پس جس طرح تجھ پر احسان کیا گیا ہے تو بھی احسان سے کام لے۔

پس ہر شخص پر دوسرے کی ہمدردی واجب ہے۔ جو شخص کسی اپنے ہمجنس کو نفع پہنچاتا ہے وہ حقیقت میں اپنے تئیں ہی فائدہ پہنچاتا ہے۔ اور کسی نہ کسی رنگ میں اسے اس کا اجر مل جاتا ہے۔

ہماری ہمدردی کا دائرہ بہت وسیع ہونا چاہئے۔ اپنے پیاروں اور عزیز قرابت داروں سے تو ہر شخص لطف و شفقت سے پیش آتا ہے۔ لیکن بے کسوں اور عاجز ناتواں کے ساتھ ہمدردی، خدا تعالےٰ کی خاص خوشنودی کا موجب بناتی ہے۔ صرف اپنی قوم یا اپنے ہم مذہب کے ساتھ ہی ہمدردی کا جذبہ پیدا ہونا پرلے درجہ کی تنگ دلی ہے۔

(باقی صـ۲۸ پر)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

گرمی سے خطاب

جس وقت پسینے آتے ہیں

تم کیوں اتنا اترائی ہو تم کیوں اتنے بل کھاتی ہو
واللہ۔ کہ جب تم آتی ہو دنیا میں تباہی لاتی ہو
دیوانے جھگڑ چلتے ہیں جھولی میں بچھو پلتے ہیں
جس وقت پسینے آتے ہیں غازے رُخ سے دُھل جاتے ہیں
ماں بچے کو کیا گود میں لے چلتے ہوں جب تپتے جھونکے
سینے بھی جلنے لگتے ہیں۔ بھیجے بھی پگھلنے لگتے ہیں۔
باغوں میں خاک اُڑاتی ہو پھولوں کو آگ لگاتی ہو

تم گندی ہو۔ تم میلی ہو
سانپوں کے زہر کی تھیلی ہو

ندیم

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

جب امی گھر پہ نہیں تھیں!

(ریحانہ میر لاہور)

صبح اتوار تھا۔ اس لیے امی جان اور ابا جان کا ارادہ نانا کے گھر جانے کا تھا۔ امی جان نے مجھے ہدایت دی کہ بچوں کا خیال رکھنا کہیں باہر نہ جائیں۔ کچھ پیسے اور مٹھائیاں وغیرہ خرید کر دے دیں اور خود ابا جان کے ساتھ چلی گئیں۔ امی کے چلے جانے کے بعد ہم نے بہت اودھم مچایا۔ خوب کھیلے اور جب تھک گئے تو برآمدے میں کیرم لے کر بیٹھ گئے۔ ابھی ہم نے کھیل شروع ہی کیا تھا۔ کہ ہمیں کسی کے سسکیاں بھر بھر کر رونے کی آواز آئی۔ ہم ایک دوسرے کے منہ کی طرف دیکھنے لگے۔ لیکن یہ آواز ہم میں سے کسی کی نہ تھی بلکہ باہر سے آ رہی تھی ہم کھیل چھوڑ کر گھر سے باہر آ گئے اور رونے والے کو ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ ہمارے گھر کی دیوار کے ساتھ لگا ہوا ایک نو دس سال کا بچہ کھڑا سسکیاں لے رہا تھا۔ بچہ کسی ظلم کا شکار معلوم ہوتا تھا۔ ہمیں دیکھ کر اس نے رونا بند کر دیا اور اس کا ہانس ہچکیوں میں ڈوب ڈوب گیا۔ ہم سب اس کے پاس پہنچے اور اس سے اس کے رونے کا سبب پوچھا۔ پہلے تو وہ سہم گیا۔ لیکن ہمارے دلاسہ دینے پر اسے ذرا تسلی ہوئی اور کہنے لگا۔ "میری امی پچھلے سال فوت ہو گئی تھی اور میرے باپ نے امی کے مرنے کے بعد جلد ہی دوسری شادی کر لی اور وہ سوتیلی ماں اب مجھے بڑا مارتی ہے۔ صبح مجھ سے تھوڑا سا دودھ گر گیا اور اس نے باپ سے شکایت کر کے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

مجھے بہت پٹوایا اور مجھے بھوکا گھر سے نکال دیا۔ ہم اسے اپنے گھر لے آئے اُسے دودھ اور بسکٹ وغیرہ کھانے کو دیئے اور ہم جلد ہی اس کے ساتھ گھل مل گئے۔ مگر اب ہم ڈر رہے تھے کہ امی اور ابا گھر آکر ہمیں نہ ماریں۔ لیکن دل بہت خوش تھا۔ جیسے کوئی بہت بڑا معرکہ مارا ہو۔ اسی اثنا میں وقت گذر گیا۔ اور رات کو امی گھر آگئیں۔ پہلے تو وہ بچے کو دیکھ کر بہت متعجب ہوئیں۔ لیکن ہم سے اس کی داستانِ حال سن کر بولیں چلو خدا نے تمہیں ایک اور بھائی دے دیا۔ اس دن سے بچہ ہمارے گھر پرورش پا رہا ہے۔ اور اب ساتویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ اور کافی ذہین اور لائق طالبِ علم ہے۔ امی ابا اس سے بہت خوش ہیں ؂

(بقیہ ھمدردی ص ۲۵ سے آگے)

جس طرح خدا تعالےٰ تمام لوگوں کی پرورش کرتا ہے۔ اور بلا لحاظ مذہب و ملت ہوا۔ پانی۔ سورج وغیرہ اس کی بیشمار نعمتیں ساری مخلوق کے لئے عام ہیں۔ ایسے ہی ہر مومن پر واجب ہے کہ وہ سب کو امن دینے والا۔ اور راحت و آرام پہنچانے والا بنے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ خدا تعالےٰ کے فضلوں کا وارث ہو۔

(بقیہ حفظ شرائط بیعت) (۱) شاہدہ خاتون بنت محمد شہاب الدین صاحب ثاقب کلکتہ
(۲) عابدہ خاتون بنت محمد سیف الدین صاحب خالد کلکتہ
(۳) مرزا طاہر عمر بیگ تحصیل بانڈوہ گجرات۔
(۴) محمود احمد انور بنی سر روڈ۔ سندھ
(۵) نصیر اختر شہباز۔ جڑانوالہ

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ایک منٹ میں کیا ہوتا ہے؟

(فیروز الدین انور کلکتہ)

کسی سائنسدان سے پوچھا گیا کہ دنیا بھر میں ایک منٹ میں کیا ہوتا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ:-

ایک منٹ میں ساری دنیا میں ۵۴۰۰ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اور ۴۶۳۰ انسان مرتے ہیں۔ لوگ ۵۰,۰۰۰ پنٹ شراب پیتے ہیں۔ ۵۰,۰۰۰ پنٹ بیئر پیتے ہیں۔ (پنٹ گیلن کا ۱/۸ حصہ ہوتا ہے)

ایک منٹ میں دنیا بھر میں ۸,۳۵,۰۰۰ چائے کی پیالیاں پی جاتی ہیں سگریٹ پینے والے ۱۲۷۰ ٹن تمباکو پیتے ہیں۔ اور دنیا بھر میں کاریں تیار کرنے والی فیکٹریاں ۱۱۷ کاریں تیار کرتی ہیں۔ ۱۷,۰۰۰ خط لکھے جاتے ہیں۔ اور ۱۹۱۷ تاریں دی جاتی ہیں۔

(انگریزی سے ترجمہ)

ذہنی ورزش کے جوابات:- (۱) مطہر کی بیٹی (۲) ۷۲۰ (۳) ۴ آنے ۴- پندرہ ٹانگیں (کیونکہ صرف ایک بکری کی تین ٹانگیں ہیں۔ باقی کی چار چار ہی ہیں) ۵- وقت کی تعیین نہیں کی جا سکتی۔

۶- پہلے پہل ملک چین میں نیلی پیلی پنسلیں بہت بنتی تھیں۔

۷- کلکتہ میں مچھلی چینی پھل لیچی کیلے بہت سستے ملتے ہیں۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

بچوں سے پیار کرنے والا آقا

(طارق مسعود۔ از سرگودھا)

ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عرب میں پیدا ہوئے۔ پیدا ہونے سے پہلے آپ کے والد نے دنیا سے منہ موڑ لیا۔ جب آپ چھ سال کے ہوئے تو ماں کو بھی خدا نے اپنے پاس بلا لیا۔

پھر آپ کی پرورش آپ کے دادا عبدالمطلب نے کی۔ دو برس کے بعد وہ بھی وفات پا گئے۔ تو آپ اپنے چچا ابو طالب کے پاس چلے گئے بڑے ہو کر حضورؐ ہمیشہ غریبوں اور یتیموں کی مدد کیا کرتے تھے۔ کبھی کسی کو دکھ نہیں پہنچایا۔ خاص طور پر بچوں سے بہت پیار کرتے تھے۔

ایک دن حضورؐ نے ایک چھوٹے بچے کو دیکھا۔ جو سردی کے مارے ٹھٹھر رہا تھا۔ کیونکہ سردی سے بچنے کے لئے اس کے پاس کوئی کپڑا نہ تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا تم کون ہو۔ اس نے آپ کو بتایا کہ میں ایک یتیم اور غلام ہوں میرا آقا مجھ پر ظلم کرتا ہے۔ اس دکھ بھری کہانی کو سن کر آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آپ نے اسے پیار کیا۔ اور سردی سے بچنے کے لئے اسے کپڑا عطا فرمایا۔ اگلے دن آپ نے اسی بچے کو پھر دیکھا۔ اس کے سر پہ ایک ایسا بوجھ تھا جس سے وہ دبا جا رہا تھا۔ حضورؐ نے اس سے بوجھ لے لیا۔ اور اپنے کندھے پر رکھ کر اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگے۔ اور اسے مالک کے گھر تک پہنچا دیا۔ آتی دفعہ یہ بھی فرمایا جب تم کو کوئی مشکل پیش آیا کرے تو مجھے یاد کر لیا کرو۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

بندر اور فاختہ

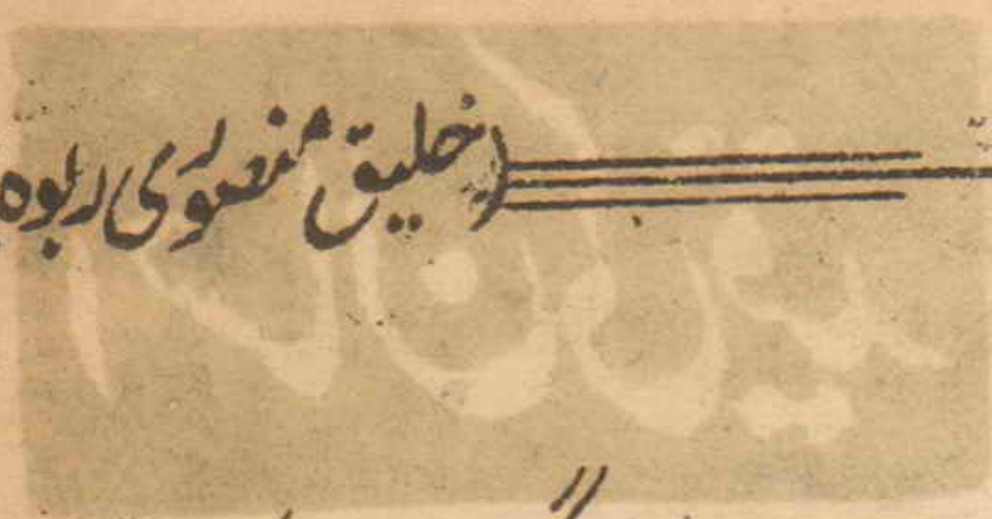

(خلیق منصوری ربوہ)

سرما کی اک رات اندھیری
ہر سو بادل گھرا ہوا تھا

بارش بجلی سرد ہوا سے
کانپ رہی تھی ساری دنیا

نو دس بندر آگ کی خاطر
گھومتے پھرتے آئے اک جا

گذرا جگنو پاس سے ان کے
جگ مگ کرتا اڑتا پھرتا

نیچے، اوپر، دائیں، بائیں
آگ کا شعلہ جلتا بجھتا

دیکھا اس موسم میں جونہی
دوشِ ہوا پہ اک انگارا

لپکے جھپکے کرنے قابو
دوڑ کے اک نے آخر پکڑا

تنکے کر دو چار اکھٹے
اس کو باری باری پھونکا

فاختہ بی اک پاس ہی بیٹھی
دیکھ رہی تھی کھیل تماشا

روکنا اس نے ان کو چاہا
دل میں ہوئی ہمدردی پیدا

"جگنو کو تم آگ نہ سمجھو
دیکھو بھالو بندر بھیّا!"

جانے کو تھی پاس وہ ان کے
اک راہ گیر ادھر سے گذرا

سن کر بات وہ فاختہ بی کی
آیا پاس اس کے اور بولا

"کوشش یہ بے سود نہ کر تو
یکساں ہے کہنا نہ کہنا"

لیکن جھٹ وہ نیچے اتری
اس کی بات پہ کچھ نہ سوچا

بندہ یکدم اس پر جھپٹا
پتھر مار نکالا بھیجا

بے سوچے سمجھا نے آئی
مفت میں اپنی جان گنوائی

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

احسان کی قید

مرسلہ
(منیر احمد ماہتاب ملتان)

ایک بادشاہ کا سپہ سالار بڑا عقلمند اور بہادر تھا۔ بادشاہ نے سلطنت کا سارا کاروبار اس پر چھوڑ رکھا تھا۔ آہستہ آہستہ سپہ سالار بہت مغرور ہو گیا۔ اور اس نے ارادہ کر لیا کہ موقع پاکر بادشاہ کو مار ڈالے اور خود بادشاہ بن جائے۔ اور چپکے چپکے اس کا انتظام بھی شروع کر دیا۔ بادشاہ نے جب یہ سنا تو بہت گھبرایا۔ اپنے وزیروں سے مشورہ کیا۔ تو سب نے مشورہ دیا کہ اس نمک حرام کو قید کرنا چاہیئے۔ بادشاہ نے بھی یہ رائے پسند کی۔ اور کہا ایسا ہی کروں گا۔ دوسرے دن بادشاہ نے سپہ سالار کو بلایا اس کی بہت تعریف کی اسے ایک بہت بڑا خطاب دے دیا۔ اس کے علاوہ بہت سا انعام اور بڑی جاگیر دے کر رخصت کیا۔ وزیروں نے سبب پوچھا تو بادشاہ نے کہا۔ میں نے اسے ایسی جیل میں قید کیا ہے۔ جس سے وہ کبھی نہیں نکل سکتا۔ اگر میں اسے جیل خانے بھیجتا تو پہرہ داروں سے مل کر چھوٹ جاتا اور فساد کرتا۔ "احسان کی قید" میں وہ ہمیشہ پھنسا رہے گا۔ اور میرے ساتھ کبھی دشمنی نہیں کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ سپہ سالار تمام عمر بادشاہ کا فرمانبردار رہا۔

بچو! اس کہانی سے یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیشہ اپنے دشمن کو نیکی سے اپنا دوست بنانا چاہیئے۔

(ماخوذ)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

کیا آپ سیب پسند کرتے ہیں

حبیب احمد عمر سرگودھا

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

قہقہہ

۱۔ مجسٹریٹ :۔ (مجرم سے) میں تمہیں پھانسی کی سزا دیتا ہوں۔
مجرم :۔ ایسی ذلت سے تو موت بہتر ہے جناب!

(مودود احمد خان ربوہ)

۲۔ تالاب کا محافظ (ایک لڑکے سے، جو تالاب میں نہا رہا تھا) لڑکے! باہر نکلو اس تالاب میں نہانا منع ہے۔
لڑکا :۔ معاف کیجئے محترم! میں نہا نہیں رہا۔ ڈوب رہا ہوں!

(غیاث الدین ربوہ)

۳۔ ایک صاحب نے اپنے ہیٹ کا پچھلا حصہ آگے کی طرف کر رکھا تھا۔ ان کا ایک بے تکلف دوست راستے میں انہیں ملا۔ تو حیرت سے ان صاحب کی طرف دیکھنے لگا۔ ہیٹ والے صاحب بولے "کیوں بھئی! تم مجھے اتنی حیرانی سے کیوں دیکھ رہے ہو؟" دوست نے جواب دیا۔ "میں سوچ رہا ہوں۔ کہ آپ آ رہے ہیں یا جا رہے ہیں!"

(مسعودہ سلطانہ بیگم قادیان)

۴۔ مصنف (بیٹے سے) دُودی! تم یہ کاغذ کیسے جلا رہے ہو؟
بیٹا :۔ ابّا! فکر نہ کیجئے۔ صاف کاغذ نہیں جلا رہا۔ لکھے ہوئے جلا رہا ہوں!

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

۵۔ مظہر (ٹیلیفون پر) ماسٹر صاحب! آج میرا لڑکا بیمار ہے اس لئے سکول نہیں آسکے گا۔

ہیڈ ماسٹر (جنہوں نے آواز پہچان لی تھی) خیر! ٹیلیفون پر کون بول رہا ہے؟

مظہر (گھبرا کر) جی جی میرے ابا بول رہے ہیں ماسٹر صاحب!

(زین العابدین انور قادیان)

۶۔ مطب میں ایک آدمی پیٹ پکڑے داخل ہوا۔ "حکیم صاحب! مجھے پیٹ میں سخت درد ہے"۔ حکیم صاحب نے نبض دیکھ کر کہا "بدہضمی ہے ۲ سال کے بچے کی غذا استعمال کیجئے"۔ دوسرے دن یہی شخص پھر دوبارہ آیا۔ درد اب زیادہ تھی۔ حکیم صاحب نے پوچھا "کیا کھایا تھا آپ نے؟" — شیشے کی ایک گولی مٹی کی تین ڈلیاں اور کچھ کوئلے حکیم صاحب!" جواب تھا

(رحمت اللہ لون (ربوہ)

۷۔ والد:- آج تم جماعت میں کیسے رہے؟

بیٹا:- سب سے اونچا۔

والد:- شاباش۔ تو تمہارے سارے جوابات صحیح تھے کیا؟

بیٹا:- نہیں۔ لیکن! آج میں سارا دن بنچ پر کھڑا رہا۔

۸۔ باپ اپنے بیٹے کو ہمدردی سے نصیحت کر رہا تھا۔ "مثال کے طور پر" اس نے کہا۔ "بیٹا! اگر کوئی لڑکا کسی گدھے کو مار رہا ہو۔ اور میں اسکو اس فعل سے باز رکھوں تو میرا یہ فعل کیسا ہوگا؟" سعادت مند بیٹے نے فوراً جواب دیا۔ "برادرانہ"۔

(فہیم احمد)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

پہیلیاں

بات تو تب ہے کہ انہیں بوجھ پاؤ

(سلمان مسعود)

(۱) پھل ہوں میں بے شک و لیکن ہوں میں ترکستان کا
بچہ بچہ مجھ سے واقف ملکِ پاکستان کا
کونسا ہے وہ بشر جو ہے نہیں شیدا مرا
خواہ وہ ایران کا ہو یا ہو ہندوستان کا
ٹھنڈا میٹھا رس بھرا گودا ہے میرا اس قدر
گرمیوں میں ہوں جہیتا میں ہر اک انسان کا

---

(۲) خس و خاشاک تھا جنگل میں یکسر — مجھے عزت ملی اُس کے کرم سے
جہاں میں عام شہرہ اور چرچہ — ہوا علم و ہنر کا میرے دم سے
عطا کی سب کو یکساں دولتِ علم — نہیں مطلب مجھے کچھ بیش و کم سے

---

(۳) گنتے ہیں ہم کو گن نہیں سکتے
تکتے ہیں، ہم تک آ نہیں سکتے
رات کو ہم پہ سب کی نظر ہے
دن کو میں ہم کو پا نہیں سکتے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

آپ کا دل گواہی دے گا.....

تشحیذ کے گذشتہ پرچے میں سلمان مسعود صاحب نے جو پہیلیاں پوچھی تھیں ذیل میں ہم ان کے جواب درج کر رہے ہیں۔ انہیں پڑھکر آپ کا دل گواہی دے گا کہ واقعی پہیلیاں آسان ہی تھیں۔ اگر ہم نہیں بوجھ سکے تو قصور ہمارا ہے۔ نہ کہ پہیلیاں پوچھنے والے کا۔

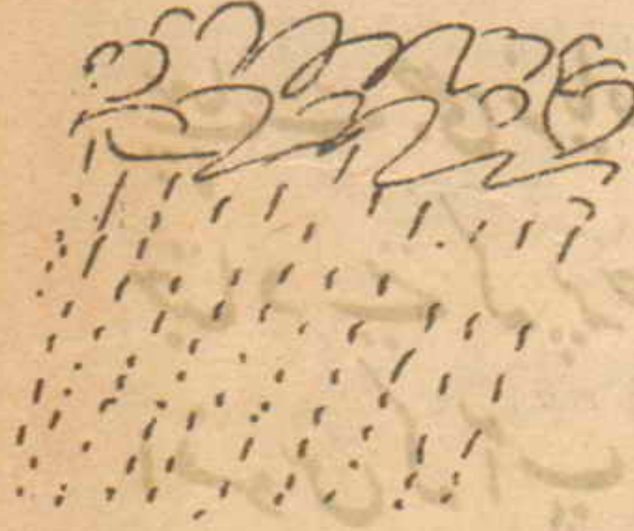

پہلی پہیلی کا جواب:۔ (مینڈھ یعنی بارش)

دوسری پہیلی کا جواب:۔ (جامن)

تیسری پہیلی کا جواب:۔ (برق یعنی بجلی)

منصورہ پروین
لاہور

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

افسوس کہ شبہ درست نکلا

پہلے آپ بچوں نے اس کثرت سے پہیلیاں بوجھ دکھائی تھیں۔ کہ سلمان مسعود صاحب کو یہ شبہ ہو گیا تھا۔ کہ کہیں پہیلیوں کا پرچہ آؤٹ تو نہیں ہو گیا۔ اس مرتبہ آپ میں سے بہت کم بچوں نے پہیلیاں بوجھی ہیں اس سے ان کا شبہ اور بھی پکا ہو گیا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس دفعہ آپ پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں پہیلیاں بوجھتے اور سلمان مسعود صاحب کو جتا دیتے کہ پرچہ آؤٹ نہیں ہوا۔ ذہن ہی ماشاء اللہ تیز ہو گئے ہیں افسوس کہ آپ نے تو سب کئے کرائے پر پانی پھیر دیا۔ ذرا دیکھئے تو کتنے کم بچوں نے پہیلیوں کے صحیح جواب بھجوائے ہیں۔

تینوں پہیلیاں صحیح حل کر دکھائیں

امتہ القیوم بیگم۔ امتہ الحفیظ بیگم۔ اور رضیہ بیگم۔ قادیان۔ محمد اکرم۔ نورالدین غالب۔ شاہدہ بیگم۔ عابدہ بیگم اور بشریٰ بیگم کلکتہ۔ مقبول بیگم ملتان۔ افضال احمد منیر ڈگری سابق سندھ۔ ملک رشید الدین انور نیاز نگر کستوال۔ امتہ المالک فرخ منٹگمری۔ ظہور احمد۔ سید منصور محمود۔ سید اقبال محمود اور سیدہ درثمین راولپنڈی۔ نیض محمد خاں آف لوڑپی ضلع مردان۔ قانتہ شاہدہ نصیر اختر شہناز اور سید ارشد احمد شمیم ملک منور احمد ربوہ مسرت اسلام کراچی۔

دو پہیلیوں کا صحیح حل بتانیوالے

مرزا طاہر عمر بیگ گجرات حبیب احمد صابر بہاولپوری محمد نعیم نیر۔ محمد شفیق۔ امتہ الشکور کشور۔ مبارک احمد امیر احمد۔ محمد جمیل پرویز محمد کریم ثمر ربوہ محمد احمد قمر میرپور خاص۔ طاہر احمد منیر ربوہ۔

ایک پہیلی کا صحیح جواب ارسال کرنیوالے

ملک مسعود احمد اور ریحانہ میر لاہور۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

آپکے خطوط

مکرم ایڈیٹر صاحب تشحیذ۔ السلام علیکم۔۔۔۔ آپ کا رسالہ واقعی نہایت مفید اور قیمتی ہے۔ بچے بڑی دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔ جماعت کے نونہالوں کی تربیت کرکے صحیح معنوں میں خدمت اسلام کر رہا ہے۔

عنایت اللہ چوہدری کوارٹرز
لاہور

مکرم ایڈیٹر صاحب رسالہ تشحیذ۔۔۔۔۔ السلام علیکم

ماہ جون کے رسالہ میں سید شمیم احمد صاحب ربوہ نے ایک اچھے صحت مند انسان کی قیمت صرف آٹھ روپے ڈالی ہے۔ شاید وہ بھول گئے کہ ان چیزوں کے علاوہ جو انہوں نے گنائی ہیں۔ ایک انسان میں اور بھی چیزیں ہوتی ہیں۔ مثلاً خون۔ آج کل خون کی اتنی قیمت ہے کہ روپوں اور پیسوں کی طرح خون کے جمع کروانے اور خریدنے کے لئے بینک کھل گئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ شمیم صاحب کے جسم کا خون خشک ہو گیا ہے۔ تبھی وہ اس کی قیمت لگانی بھول گئے۔ خون کے علاوہ ایک انسان میں عقل بھی ہوتی ہے۔ اور انسان اپنی عقل سے ہی پہچانا جاتا ہے۔ لیکن شمیم صاحب اس کی بھی قیمت لگانی بھول گئے۔

امید ہے کہ آپ میرا یہ خط شائع کرکے انسان کو اس سستی قیمت سے بچا لیں گے۔ آج کل تو ہر ایک چیز بہت مہنگی بلکہ بلیک میں فروخت ہوتی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ شمیم صاحب انسان کو اتنا سستا بیچ رہے ہیں؟

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

آئیے طوائی کھیل

(فیروز الدین انور کلکتہ)

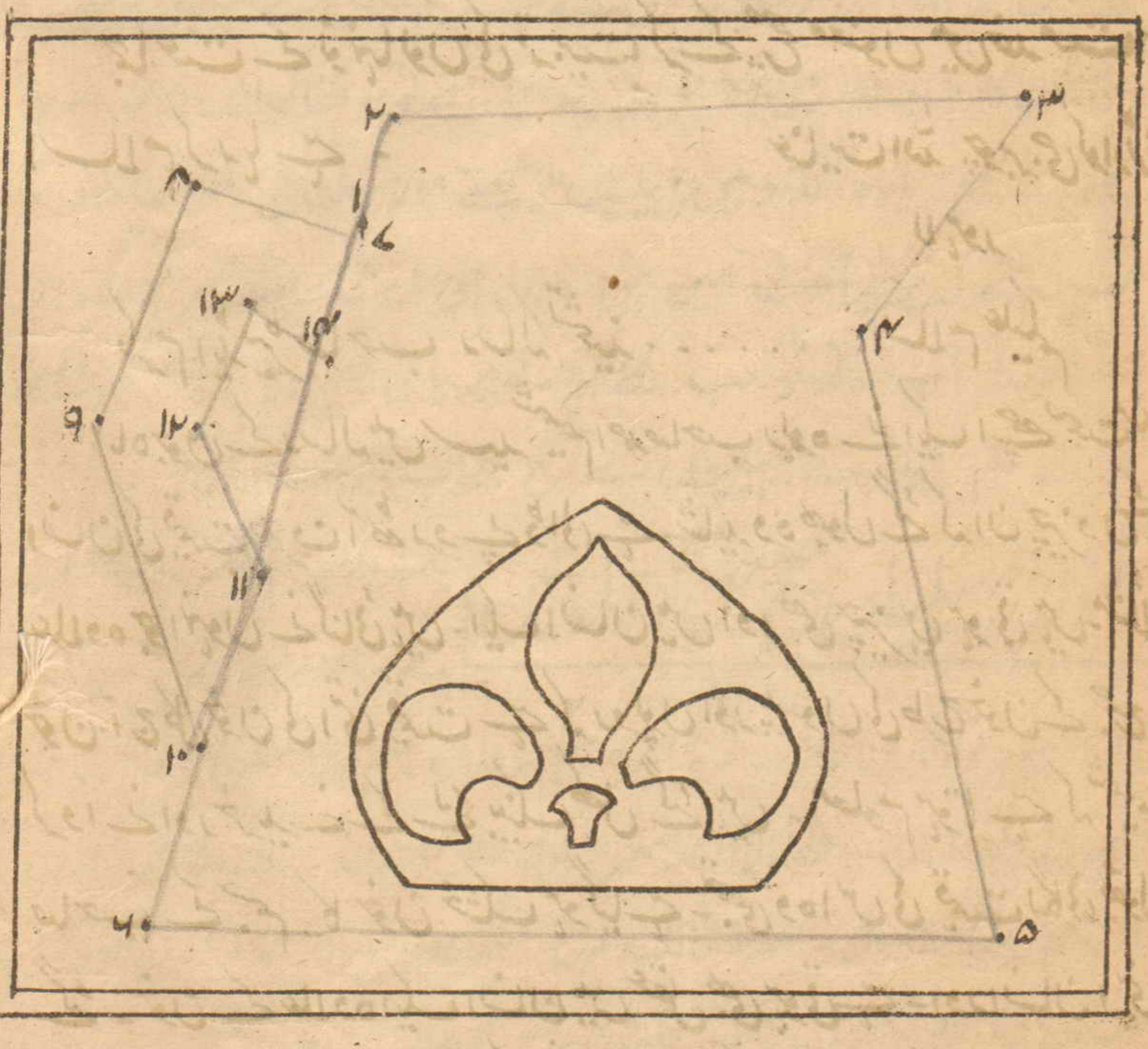

ایک سے چودہ تک کے نقطوں
کو ملائیے ——
آپ کی پیاس بجھ جائے
گی ——————!

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

سلسلہ نمبر ۱

والدین اور سرپرستوں کیلئے

ارشاد بشیر

تعلیم و تربیت کے لئے بچپن کی عمر بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ اس عمر کا ہر نقش دائم اور ہر عادت راسخ ہو جاتی ہے۔ یہی وہ اچھا موسم اور زرخیز مٹی ہے۔ جس میں بویا ہوا بیج مستقبل میں پھوٹتا، پھلتا اور پھولتا ہے۔ انسانی کردار کے وہی رُخ مستقبل میں زیادہ نمایاں ہو کر اور نکھر کر سامنے آتے ہیں۔ جو بچپن کی تربیت اور تعلیم کے دوران وہ اپنا چکا ہوتا ہے ——— اسی مسلمہ اصل کے تحت ہر زمانے میں بچپن کی صحیح تربیت پر خصوصی زور دیا جاتا رہا ہے۔ اور بلا استثناء ہر قوم اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت پر حتی المقدور خاص توجہ دیتی رہی ہے۔

تعلیم کے سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ بچے کا ذہن عام صورتوں میں تعلیم اور حصولِ علم کے فوائد اور خوش آئند عواقب کے ادراک سے قاصر ہوتا ہے۔ وہ اسے ایک غیر دلچسپ اور خشک فریضہ سمجھتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ بچوں کو مناسب اور مؤثر انداز میں تعلیم کی اہمیت، قدر و قیمت اور اس کے فوائد کا احساس دلایا جائے۔ اور نہ صرف یہ کہ درسگاہ کا ماحول اس کیلئے دلچسپی کا موجب ہو بلکہ گھر کا ماحول بھی تعلیم کیلئے سازگار ہونا چاہیئے۔ بچے کے رجحانات اور خیالات کا ہر وقت جائزہ لیتے رہنا چاہیئے۔ اور جونہی محسوس ہو۔ کہ وہ کسی طور پر پڑھائی سے جی چرا رہا ہے مناسب اور مؤثر ذرائع کیساتھ اس کے ان مضر رجحانات کا رخ موڑنے کی کوشش کرنی چاہیئے سکول میں اساتذہ کی سختی، مار اور گھر میں ہر وقت کی ڈانٹ ڈپٹ اور زجر و توبیخ اس سلسلہ میں انتہائی غیر مفید ثابت ہوئی ہے۔ بچہ دھمکی اور مار کی نسبت اخلاقی دباؤ اور نفسیاتی تدابیر سے زیادہ اثر لیتا ہے۔ اور تعلیم کے سلسلہ میں یہی طریق زیادہ مناسب اور موزوں

Digitiezed by khilafat LIibrary Rabwah

احمدی بچوں کا گیت

(از محترم شیخ عبدالقادر صاحب لائلپوری)

ہم احمدی بچے ہیں | ہم قول کے پکے ہیں
اور بات کے سچے ہیں

گھنگھور گھٹا ہیں ہم | دُنیا کے لئے پیارو
رحمت کی ہوا ہیں ہم

ہم نُور کی ہیں کرنیں | اور نُورِ سرِ فاراں
صد طورؔ کی ہیں کرنیں

ہم ننھے مجاہد ہیں | اور پچھلی قطاروں سے
آباد مساجد ہیں

اک شمع جلائی ہے | ربوہ کے پہاڑوں میں
یہ نُورِ خدائی ہے

یہ زندہ تمنّا ہے | اسلام رہے غالب
پائندہ تمنّا ہے

قرآن کے شیدائی | اور ہم کو بنا مولا
ایمان کے شیدائی

تسبیحِ خلافت میں | ہم دانے درخشندہ
سرشار ہیں وحدت میں